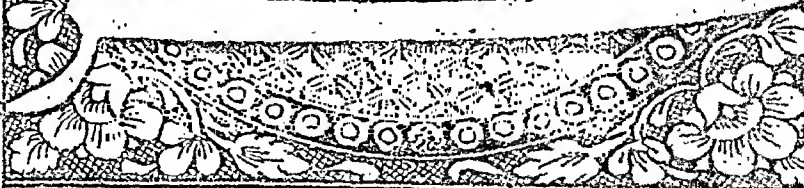
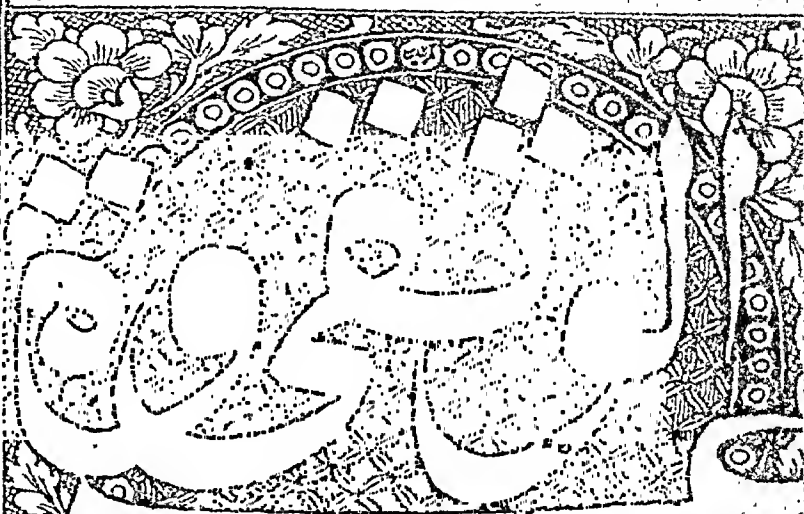


مستطاب و در باب وجوب تعلیم مذہب سین مستحق
هنگام احوال

ترتیب مستطاب و در باب وجوب تعلیم مذہب سین مستحق



ن تصنیفات جناب مولوی محمد شاہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي خلق الانسان وحلمه البيان في بيان للامم فكم هنا و
شرفنا بنور ايمان وطريق الاسلام والصلوة على من نزل عليه القرآن
تبيان كل شئ من الحلال والحرام وعلى الله واصحابه الذين كانوا اخذوا
الانعام بعلمه انبياء عليهم السلام اما بعد فيقول الفقير محمد شمس
اوصد الله الى ما يرضاه واضع يده كتابه المستطاب مدار الحق چونکہ فائدہ اسکا سبب
نخل فنون اور علوم اور ابحاث متوصل کی خاص اہل علم کو تھا اور بھی وہ کتاب بمنزلہ فتاویٰ
عالمگیری تھی تو جامع الحسنات جامع البدعات حاوی العلوم وغیرہ نامی السوم شکر کی
حامی اللہ والدین مولانا فاضل محمد قطب الدین اور مولوی خواجہ نصیر الدین اور مولوی محمد
مسعود اور مولوی محمد عبدالقادر اور مولوی محمد ریست مسعود ام اللہ تعالیٰ غیور فیہم فی فراہ
کہ ایک سال مختصر نیز کہ کر کے مدار الحق سے جو کہ کتاب اور باب اور صفحہ کی جمع کیا جائے
تو انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ اسکا ہر خاص عام کو عام ہو جائیگا اور فیض اسکا علی العموم اور خاص
ہو جائیگا اور یہ صغیر و کبیر کے ماہرین دلیل علی اور سند قوی ہر وقت موجود رہیگی اور
پریشانی اور غمی والیکی طبیعت نگہبر رہیگی چونکہ یہ مشورہ نہایت محمود العاقبہ اور مستوفی
الآخرة تھا لہذا یہ سال مختصر بحسب الارشاد جمع کیا گیا اور نام رکھا گیا مسعود
الو ثقی اور وہ رسالہ مشتمل ہے اور مقدمہ اور دو باب اور غماز کے

مقدمہ بعض اسباب حفظ شریعت اور انتظام دین کے سبب
واضح ہوا اہل اسلام پر کہ حفظ شریعت اور انتظام دین کا ہر سال ایک واجب اور مستوفی

اسکا بھی واجب ہی کیونکہ مقدر واجب کا واجب ہوتا ہی اور منجملہ اس موقوف علیہ سے
 تقلید مذہب معین کے مذہب اربعہ سی ہے لہذا اہل سنت و جماعت نے تقریر مذہب اربعہ
 لیکر اجتہاد مذہب معین پر چلائی باین لحاظ کہ تقلید مذہب معین کی مذہب اربعہ سی ہے
 زانہ میں موقوف علیہ حفظ شریعت اور انتظام دین کیسی ہے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام
 فرمایا کہ یا نبی علیکم زمان الا الذی بعدہ شرمندہ یعنی نہ آئیگا تمہارے کوئی
 زمانہ مگر ہوگا وہ زمانہ جو بعد اُسکی آئیگا شرمندہ زمانہ قبل کیسی روایت کیا اسکو بخاری فی اور
 فرمایا آنحضرت علیہ السلام فی بخاری فی آخر الرمان رجال یختلون الدنیا بالدین
 والسنتہم احلی من المسکر وقلوبہم قلوب الذیاب رواہ الترمذی
 یعنی بھلیکی ان خزانہ میں لوگ کہ حاصل کرنیکی دنیا کو سپردی دین میں اور زبان میں اوکی
 شیرین تر ہو سنگی شکر سی اور دل اوکی بہر پیو کی ہو نیکی روایت کیا اسکو ترمذی فی یعنی طہار
 میں مشایخون کی صورت بنکر دین کے پردہ میں ہو کر میٹھی میٹھی باتیں بنا کر اہل اسلام
 بہر پیو کی طور پہاڑ کھا سینگے چونکہ حفظ دین کا مہما اکمن واجب تھا تو اہل سنت و جماعت
 واسطی انتظام دین کے حکم تقلید مذہب معین کا مذہب اربعہ سی اس زمانہ میں دیا کیونکہ
 اس زمانہ میں اگر حکم تقلید مذہب معین کا مذہب اربعہ سی نہ دیا جائی اور لوگوں کو اپنی طرح
 چھوڑا جائی تو دین پر گندہ ہو جائیگا جسطرح عوام میں آئیگا اوسطرح کی قول خوا
 نقل کر کے باقران حدیث سی اپنی اہلکل لگا کر اپنی اپنی غرض کی موافق عمل کرنیکی اور جو
 فاسد پر فاسد میں حکم احادیث مذکورہ کی آئیگا اوسطرح عوام کو اپنی تابع کرنیکی لپی اور
 تحصیل معاش کے لپی پکار نیکی حتی کہ گھر گھر کا دین و مذہب لگ لگ ہو جائیگا اور دین
 سہارا سنسماں کر دین بدلتا رہیگا حتی کہ یہ دین لوگوں کی نظر و نہیں داہی تباہی

معلوم ہوگا اور حاکم وقت کے دینی طرف لوگ اس دیکھو وہی تباہی عیاں کر رہا ہو
 جانیکی لہذا اہل سنت و جماعت واسطی بند کرنے اس فساد مذکور کے بقدر امکان حکم
 تقلید مذہب معین کا مذہب اربعہ سی جو خیر القرون میں مدفن بہ تحقیق کر و راجعاً
 ذی الاقبیاء کی ہوئی ہیں دیکھو کہ شریعت اصول اس وقت اپنی امام کی مذہب مدفن مفتی
 اور صحیح کی موافق عمل کرنا سیکھا اور اپنی راسی فاسد مدفن بدین کی موافق مکرار نہ ہوگا اور کس
 امر کے پیچھے نہ اٹھکا اور سفیدین وقت کا اسمین کوئی حید نہ چلیگا کیونکہ وہ خلاف
 مذہب مفتی بہ یا مرجع میں پھر اچھا چلیگا اشارہ کیا اس علت مذکورہ کی طرف اشارہ
 اپنی کتب میں جب لکھا کہ ہاجر العلوم عبد العلی کہ بنوی فی شرح تحریر اصول میں لکھا
 کہ اختلاف من مذاہب الی مذاہب کی بھی ذی رضا فی الظہ والخیانۃ انتہی
 یعنی نہیں جائز انتقال ایک مذہب کے طرف مذہب دوسرے کی اس زمانہ میں واسطی ظاہر
 ہونی خیانت لوگوں کی باب دین میں اور کہ شیخ عبد الحق دہلوی فی صراط المستقیم
 قرار داد علماء و مصلحت دہا نشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب است و ضبط
 ربط کا دین و دنیا ہم در مینصورت بود و بہو المختار و فیہ الخیر انتہی یعنی مفتی بہ علما کا اور
 مصلحت و ہدایت واسطی حفظ شریعت اور انتظام دین کی اس زمانہ میں تقلید مذہب
 کی ہے مذہب اربعہ سی اور ضبط و ربط دین و دنیا کا اس مینصورت میں ہے اور یہی محتاج
 اور اس میں خیر ہے لہذا علما فی تقلید مذہب معین کو مذہب اربعہ سی واسطی حفظ شریعت
 اور انتظام دین کے واجب قرار دیا جس کا فرمان شیخ عبد العالی شہرانی فی اپنی تفسیر
 امان لہ یصل الی فہم و اعین الشریعۃ الاولی و جب علیہ التقلید بذہب
 معین کہ امر یقرر و خوف من الوقوع فی الضلال و علی الناس الیوم

یعنی جو شخص کہ غیر متہدد ہو واجب ہے اس پر تعذیب نہیں مگر جب کہ گذری ہو تعذیر
 اور کسی واسطی خوف وقوع کی گمراہی میں اور اس میں یہ ہے عمل لوگون اہل اسلام کا اور وہ
 جاننا کہ اہل کمال علیہ عمل الناس فی کل عصر یعنی جب کہ ہے سب عمل لوگون کا ہر
 زمانی میں حتی کہ علماء دین واسطی اسی حفظ شریعت و انتظام دین کی تہذیب کو مقرر کیا جب کہ
 لمحوط وی فی فعل کیا اور کہا و لا نصرف ما قالہ الکمال و عبادتہ قالوا ان المنقل
 من مذهب الی مذهب ثم لیستوجب التعذیر انہی مختصر ایضاً
 اور عمل کا وہ قول ہے کہ کہا اوس کو کمال فی اور عبارت اوس کی یہ ہے کہ کہا علماء کہ منقل کیا
 مذہب سے طرف دوسری مذہب کی گناہ کا ہے واجب التعذیر تمام ہوئی کلام اوس کے
 ثم لا یخفی علی اهل العلم ان العالم یدل علی الوجود والتوحید والبعث
 الاہر سال الوجود فی ما الوجود فلان المصنوع یدل علی وجود صانعہ
 ان البعۃ تدل علی البعیر و الاثر یدل علی المیسر والسماء ذات البروج
 و الاارض ذات الفجاج کیف کہ تدل علی ذات الخیر و اما التوحید فہ
 عجز احدهما علی تقدیر التعدد کا زمکہ نہ لو اراد احدهما من العالم کا عجز
 علی دفعہ اما قادر اولا فجز احدهما من دفعہ الاخر لا نرم فالملو
 دفعہ الاخر لیس بکافہ فی کل شیء لہ آیہ علی انہ الہ واحد و اما البعث
 فلان العالم بعضہ من بعضہ مظلوم فلو لم یقر یوم الا نصاب بقی المظلوم
 بغيرہ لا نصاب و ذکر ان منکر البعث جاء الی خلیفہ من الجلفاء فقال ان
 الا انسان اذ مات صار تراباً فلا بعث ولا عقاب کا تو ان فقال الخلیفہ
 ان قولنا ان البعث حق والثواب حق والعذاب حق والجنة حق والنار

فلا بد من صدق احد القولين وكذب الآخر لا سيما في اجتماع النقيضين
 فمن حجتنا ما نقول بان قولكم ان كان حقا فلا ضرر علينا لا ناكنا توابا
 كما قلتم وان كان قولنا حقا فانتم على ضرر في جهنم في النار والعقاب
 نحن على خير في الجنة والثواب ونحن على كل تقدير على خير بخلافكم فاسلم
 اما ارسال فلانه لو لم يرسل كيف يحكم بالحج بحوزان يقول كيف
 انه جائز وانه غير جائز وانه حلال وانه حرام واما الوجوب فلانه لو لم
 يحج عليه المكافاة لتعبد بالذات الواحدة كيف يحكم بالحج بحوزان يقول علم
 في ذلك يقول فلان وفي ذلك يقول فلان وفي ذلك الوقت يقول فلان
 في ذلك الوقت يقول فلان حاصله انه صار للمكلف في جميع الاحكام
 الاحكامية غير مكلف سوى الحكم المجمع عليه من جميع الامم و لم
 يوجد المجمع عليه تلك الصفة الا قليلا فاية القلة حتى يرتفع
 العمل به لاجتماع ايضا لانه مختلف فيه انكم الرافضة وغيرهم
 كما في اصول والقياس ايضا فانه مختلف فيه انكم الظاهرية
 والرافضة وغيرهم كما في اصول والحديث ايضا فان بقي
 مشروط ببعض العلماء بان روى اربعة عن اربعة في كل طبقة كما في شرح
 مسلم اللؤلؤ وايضا بقي المظلوم بار انصاف فل العالم على الوجود والتوحيد
 والبعث والارسال ووجوب تقليد المذهب الواحد حسب وجهة كافي ان
 اهل انصاف كوكبر باب اول اور باب ثمانية بيه مناسب

باب اول ويسل من التشرع مذاهب معين

جانا چاہی کہ تقلید شرح بن منبع یونان غیر مجتہد کا مجتہد عادل کے اور بیہ تعریف
 تقلید کی تین قید پر مشتمل ہے **قید اول** یہ کہ ہونا باع غیر مجتہد نہ مجتہد اور قید
 یہ کہ ہونا بیع مجتہد نہ غیر مجتہد اور قید ثالث یہ ہے کہ ہونا بیع عدل نہ غیر عدل اور
 بیان ان قیود ثلثہ کا مدار الحق میں جو یہ لال کر کے بیان کیا گیا اور بیعہ تقلید و قسم
 فرض واجب جیسا کہ قرأت و قسم فرض اور واجب اور فرض وہ شے ہے کہ ثابت
 ہو دلیل قطعی سے اور واجب وہ شے ہے کہ ثابت ہو دلیل ظنی سے پس جیسا کہ قرأت
 مطلق عام اسی کہ سورہ فاتحہ ہوا یا غیر ہوا فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے
 قولہ تعالیٰ **قَدْ أَفَاءَ اللَّهُ مَوْلَانَا إِلَيْهِمْ** القرآن اور قراءۃ سورہ فاتحہ کی واجب ہے کیونکہ وہ ثابت
 ہے دلیل ظنی سے قال علیہ السلام **مَنْ صَلَّى صَلَاحًا لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهُوَ**
خَدَاجٌ فہی خداج فہی خداج غیر تام ذواہ الامام مالک کہ امام علی
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والترمذی والنسائی وغیرہم اس طرح تقلید مطلق عام ہی کہ
مُعَيَّنٌ ہوا یا غیر معین فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے قولہ تعالیٰ **فَسَلُّوا**
أَهْلَ الذِّكْرِ ان کنتم لا تعلمون اور تقلید معین واجب ہے کیونکہ وہ ثابت ہے
 دلیل ظنی سے قال علیہ السلام **مَنْ تَوَلَّى مِنْ أُمَّةٍ مُسْلِمِينَ شَيْئًا وَاسْتَعْلَمَ عَلَيْهِمُ**
رَجُلًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ فِيهِمْ مِنْ هَؤُلَاءِ واعلم بکتاب اللہ وسنتہ رسول
 اللہ فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ المسلمین ذواہ الطبرانی ومثلہ
 فی الہدایۃ فی کتاب القضاء پس یہ حدیث وال ہے اس پر کہ تقلید مذہب مجتہد
 افضل اور اولی کی واجب ہے، لہذا مقلد کو جبکہ معلوم کہ کسی کہ فلان امام افضل اس مذہب مجتہد
 ہو اخذ کرنا مذہب غیر کا اور عمل کرنا مذہب غیر پر منکر ہے باتفاق علماء کی جب کہ کہا امام

غزالی فی کہ انہ مجتہدین اور انہ شافعیہ انہ اصول سے چاروں عالم میں کمزیر صاحب
احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ وکذا
ان الذی ادا یتجہاد فی التقليد الی شخص ما یا فضل العلماء ان
ان یاخذہا ہب غیرہ فیہ تنقذ من المذہب طبعہ باعذہ بل علی
مقلد اتباع مقلد فی کل تفصیل فان مخالفتہ المقلد اکل تفصیل
متفق علی کوہ منہ کہ ابن المحصلین انتہی انہ اہل سنت وجماعت بدعتیں
اربعہ کے مذہب اربعہ میں سے جو کئی جیس کہ کمالیہ وشیخیہ شرح و التمام کی کتاب النبی
قال بعض المفسرین ان ہذا الفرقة الناجية السماء باہل السنة والجماعة
اجتمعنا لیوم فی المذہب اربعہ وہم الختفون ولما لکیون والشافعیون
لخزلیون ومن کان خارجا عن ہذا المذہب اربعہ فی ذلک الزمان
فہو من اہل البدعة والذات انتہی لیکن مختلف ہوئی اہل امام ابو حنیفہ افضل ہے
مالک یا شافعی یا احمد بن حنبل بعض نے امام ابو حنیفہ کو افضل جان کر مذہب نفی کیا
کیا اور بعض نے امام مالک کو افضل جان کر مذہب مالکی کو اختیار کیا اور بعض نے امام شافعی کو
مذہب شافعی کو اختیار کیا اور بعض نے امام احمد کو افضل جان کر مذہب حنبلی کو اختیار کیا
باب تالی لقول علماء ریین التمسک مذہب معبر
کہا امام غزالی حجة الاسلام شافعی فی احیاء العلوم کی کتاب اسلامہ من المعروف
والنہی عن المنکر میں باب ثانی کے رکرنے میں مطیع محتجائی کے ریم ثانی کے منکر
لویذہب احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب
غیرہ وکذا ان الذی ادا یتجہاد فی التقليد الی شخص ما یا فضل العلماء

کتاباً صلاہ شمس الدین قزوينی خفی نے جامع الرمز شرح مختصر قفاہ کی
تالیفات کے اخیر میں مطبع دیلی کے صفحہ ۶۱۰ میں واعلم ان من جعل
الحق متعدداً کالمعتزلة اثبت للعالمی الخیار ومن کل مذهباً یھواه ومن
جعل واحداً کالکمالی انا الزم للعالمی ما ما واحداً کما فی الکشف فلو اخذ
من کل مذهباً حجة صار فاسقاً تاماً کما فی شرح
الطحاوی والفقیہ سعید بن مسعود فی المذهب الصلابة ای اعتقاد

[illegible]

۹
 کس کی سسک میں دقت چاہئے نفس اور کس کا
 جامع ہو تو زمین کا ذی بالک لایست میں مشغول ہو کر
 اس کی اہمیت کو دیکھ کر جان لیو بات کہ جو روقال
 نفس نطق کا وہ گروہ اجازت دینا ہے مفاد کو
 افکار و خیالات اس کا کسب سے جو چاہے اور جو
 ہو نا ہے جیسا کہ ہمارے علماء میں واحد
 واحد کا جیسا کہ کشف
 کس کی سسک میں دقت چاہئے نفس اور کس کا
 جامع ہو تو زمین کا ذی بالک لایست میں مشغول ہو کر
 اس کی اہمیت کو دیکھ کر جان لیو بات کہ جو روقال
 نفس نطق کا وہ گروہ اجازت دینا ہے مفاد کو
 افکار و خیالات اس کا کسب سے جو چاہے اور جو
 ہو نا ہے جیسا کہ ہمارے علماء میں واحد
 واحد کا جیسا کہ کشف

فی الحال والاعتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء كافة فاذا
 كان الامر كذلك من ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب
 وجب على كل مقلدان يختار تقليد مذهب الامام ^{فصل}
 لا يقع في كثير من الخطاء عند اقلنا قال خلق كثير من العلماء
 الاعلام بفرضية تقليد الامام ^{فصل} كما هو مألوف
 الحديث المذكور في الباب الاول منهم الاثمة
 الشافعية والامام احمد بن حنبل والطائفة الكثرية
 من الفقهاء والباقيون بوجوب فصياد مسألة وجوب تقليد
 المذهب المعين متفقاً على ^{فصل}

کتاب شامی نے شرح درختہ کی جلد اول کے صفحہ ۳۳ میں جیسا کہ عنقریب
 عبارت آوکی بعینہا بھی آوے گی قال الاثمة الشافعية ان تقليد
 الامام علم واجب انتهى ای فرض لا ین الوجوب
 عندہم بمعنی الفرض

کتاب شامی نے شرح درختہ کی جلد اول کے صفحہ ۳۳ میں جیسا کہ عنقریب
 عبارت آوکی بعینہا بھی آوے گی قال الاثمة الشافعية ان تقليد
 الامام علم واجب انتهى ای فرض لا ین الوجوب
 عندہم بمعنی الفرض

کتاب شامی نے شرح منہاج الاصول کے آخر میں جیسا کہ عنقریب
 عبارت آوے گی کہ قال قوم وجب الاخذ بقول

فی الحال والاعتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء كافة فاذا
 كان الامر كذلك من ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب
 وجب على كل مقلدان يختار تقليد مذهب الامام ^{فصل}
 لا يقع في كثير من الخطاء عند اقلنا قال خلق كثير من العلماء
 الاعلام بفرضية تقليد الامام ^{فصل} كما هو مألوف
 الحديث المذكور في الباب الاول منهم الاثمة
 الشافعية والامام احمد بن حنبل والطائفة الكثرية
 من الفقهاء والباقيون بوجوب فصياد مسألة وجوب تقليد
 المذهب المعين متفقاً على ^{فصل}

کتاب شامی نے شرح منہاج الاصول کے آخر میں جیسا کہ عنقریب
 عبارت آوے گی کہ قال قوم وجب الاخذ بقول

کہتا شیخ عبدالوہاب شہرانی نے سینڑان
 کبرے میں اوائل کی فصول میں مطبع مصر کے
 صفحہ ۳۳ میں وکان سیدی علی
 الخوارج اذا ساله عن التقليد بمذہب
 مغیر الا ان ھل ھو واجب ام لا
 یقول لہ وجب علیک التقليد بمذہب
 ما دمت لم تصل الی شہود عین
 الشرعیۃ الا ولی خوف من الوقوع
 فی الضلال وعلیہ عمل
 الناس الیوم مرانستہم

لا علم وهو الاقرب ورجح ابن الحاحب
 جواز تقليد المفضل انتهى اے فرض لانه
 في مقالة الجبل والبر
 کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زمینیہ کے رسالہ
 کبار صفائے کے صفحہ ۲۳۱ میں اما الکبار ثوقاً لولا
 ہی بعد الکفر الزنا واللواطۃ وشراب
 الخمر وان قل ولم یسکر والحضور مع اهل
 الفسق وحق الفلۃ المقلد حکم
 مقلاً لانہ
 کہا شیخ عبدالوہاب شہرانی نے میزان
 کبریٰ میں اوائل کی فصول میں مطبع مصر کے
 صفحہ ۳ میں وکان سیدی علی
 الخوارج اذا ساله عن التقليد بمذہب
 معین اذ ان هل هو واجب ام لا
 يقول له وجب عليك التقليد بمذہب
 ما دمت لم تصل الى شہود عین
 الشرعیۃ الا ولی خوف من الوقوع
 فی الضلال وعلیه عمل
 الناس الیوم وانتم

کتاب عبد الوہاب شریانی فی میزان کبریا کی اوائل کی فصول میں
مطبع مصر کے صفحہ ۷۱ میں فان قال قائل کیف صح من هو لاء
العلماء ان یفتوا الناس بكل مذہب مع کوفہ مقلدین و من نشأ
للمقلدان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یجمل ان یقول
احدھما بلع مقام الاجتهاد المطلق المنسوب الی الذی لم
یخرج صاحبہ عن قواعدا امامہ فقہ لاء کلہم وان افتوا
الناس بہا لم یصح بہ اما بعد فلم یخرجوا عن قول علا و
یحتمل ان ہو لاء العلماء اطعمہم اللہ علی عین الشریعۃ الاولی انقی
کہا رئیس المحققین زیدۃ الحنفین امام المتقین باخدا المتأخرین خادم حدیث
رسول ہر سالک مسالک اہل سد حافظ الدین نبوی شیعہ عبد الحق
دہلوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم کے اوائل میں مطبع کلکتہ کے
صفحہ ۲ میں قرار داد علماء و مصالحت وید الکیان و آخر زبان تعین و
تخصیص مذہبیت و ضبط و ربط دین و دنیا ہم درین صورت بود و
المختار و فیہ الخیر انستہ

کہا شیعہ عبد الحق دہلوی نے شرح مذکور کے صفحہ ۲۶ میں خانہ دین پنجپارست و ہر کہ راہ
ازین انامی درین زمین درامی ختمیانوہ برہ دیگر غن و درمی دیگر فتن عبت و یاوہ ہا
و کاخانہ عمل الزبط و ربط و انکدن و از مصلحت میزان انسا دان است و اگر قصد کو کویو
واجب ادا در ہم مذہب و احسنار و ایسی کہ دل شان حسن اقوی و فائزہ اشع و اتم و جتہا
را ان اکثر وافر و غنیان و ابر خصلت مسالمت و حیلانہ و نری نرو و و این طریق

۱۴
کہا شیعہ عبد الحق دہلوی نے شرح مذکور کے صفحہ ۲۶ میں خانہ دین پنجپارست و ہر کہ راہ
ازین انامی درین زمین درامی ختمیانوہ برہ دیگر غن و درمی دیگر فتن عبت و یاوہ ہا
و کاخانہ عمل الزبط و ربط و انکدن و از مصلحت میزان انسا دان است و اگر قصد کو کویو
واجب ادا در ہم مذہب و احسنار و ایسی کہ دل شان حسن اقوی و فائزہ اشع و اتم و جتہا
را ان اکثر وافر و غنیان و ابر خصلت مسالمت و حیلانہ و نری نرو و و این طریق

کتاب عبد الوہاب شریانی فی میزان کبریا کی اوائل کی فصول میں
مطبع مصر کے صفحہ ۷۱ میں فان قال قائل کیف صح من هو لاء
العلماء ان یفتوا الناس بكل مذہب مع کوفہ مقلدین و من نشأ
للمقلدان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یجمل ان یقول
احدھما بلع مقام الاجتهاد المطلق المنسوب الی الذی لم
یخرج صاحبہ عن قواعدا امامہ فقہ لاء کلہم وان افتوا
الناس بہا لم یصح بہ اما بعد فلم یخرجوا عن قول علا و
یحتمل ان ہو لاء العلماء اطعمہم اللہ علی عین الشریعۃ الاولی انقی
کہا رئیس المحققین زیدۃ الحنفین امام المتقین باخدا المتأخرین خادم حدیث
رسول ہر سالک مسالک اہل سد حافظ الدین نبوی شیعہ عبد الحق
دہلوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم کے اوائل میں مطبع کلکتہ کے
صفحہ ۲ میں قرار داد علماء و مصالحت وید الکیان و آخر زبان تعین و
تخصیص مذہبیت و ضبط و ربط دین و دنیا ہم درین صورت بود و
المختار و فیہ الخیر انستہ
۱۵
خانہ دین کا ہر سالک مسالک اہل سد حافظ الدین نبوی شیعہ عبد الحق
دہلوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم کے اوائل میں مطبع کلکتہ کے
صفحہ ۲ میں قرار داد علماء و مصالحت وید الکیان و آخر زبان تعین و
تخصیص مذہبیت و ضبط و ربط دین و دنیا ہم درین صورت بود و
المختار و فیہ الخیر انستہ
۱۶
کہا شیعہ عبد الحق دہلوی نے شرح مذکور کے صفحہ ۲۶ میں خانہ دین پنجپارست و ہر کہ راہ
ازین انامی درین زمین درامی ختمیانوہ برہ دیگر غن و درمی دیگر فتن عبت و یاوہ ہا
و کاخانہ عمل الزبط و ربط و انکدن و از مصلحت میزان انسا دان است و اگر قصد کو کویو
واجب ادا در ہم مذہب و احسنار و ایسی کہ دل شان حسن اقوی و فائزہ اشع و اتم و جتہا
را ان اکثر وافر و غنیان و ابر خصلت مسالمت و حیلانہ و نری نرو و و این طریق

۱۷
کہا شیعہ عبد الحق دہلوی نے شرح مذکور کے صفحہ ۲۶ میں خانہ دین پنجپارست و ہر کہ راہ
ازین انامی درین زمین درامی ختمیانوہ برہ دیگر غن و درمی دیگر فتن عبت و یاوہ ہا
و کاخانہ عمل الزبط و ربط و انکدن و از مصلحت میزان انسا دان است و اگر قصد کو کویو
واجب ادا در ہم مذہب و احسنار و ایسی کہ دل شان حسن اقوی و فائزہ اشع و اتم و جتہا
را ان اکثر وافر و غنیان و ابر خصلت مسالمت و حیلانہ و نری نرو و و این طریق

کہا علامہ شامی نے شرح در المختار کے کتاب التفسیر میں مطبع
مصر کے صفحہ ۱۹۱ میں فان العلماء حاشا ہم اللہ ان یریدوا
الاجتزاء بمذہب الشافعی وغیرہ بل یطعنون تلک
العبارات للزجر والمنع من الانتقال من مذہب الی مذہب
خوف من التلاعب بمذہب الی نہدین ویدل علی

۱۵
اللہ کے حبیب کو سنا ہے مذاہب خوف نما عجب اور غریبی اس زمانہ میں داسطی کے انتقال کرنی سے واسطی بخیرا و منغ نصیر میرمن متعلق کے خود الہ یمن ادبیر بلکہ بولور

[illegible]

ذلك ما في القنينة دأمر البعض كتب المذهب ليس
للعامي ان تحول من مذهب الى مذهب وليستوي
فيه الشافعي والحنفي انتم

کتاب علامہ شامی نے شرح منکور کے کتاب القضاء میں مطبعہ
کے صفحہ ۲۰۲ میں وہذا جملہ اذا كان المفتیان
مجتہدین واختلغا فی الحکم ومثله یقال فی المقلدین
فیما لم یصرحوا فی الکتب بتوجیہ واعتمادہ او تخلفوا
فی ترجیحه ولا قالوا جب الامن اتباع ما انفقوا علی
ترجیحه او کان ظاہر الروایۃ او قول الامام
ونحو ذلک من مقتضیات الترجیح الستہ
کرنا ہا اول الکتاب انتہی

۴۳ صفحہ ۴۴ میں قلت الذی یجب التحول علیہ مانصد
اہل المذہب فان اتباعنا له واجب انتہی

کہ اسلام شناسی کے منشیج مذکور کے باب الوتر میں مطبع مصر کے
صفحہ ۴۴ میں ذکر العلامتہ فوج افندی ۱۸
اعتباری المقتدی فی الجواز وعدمہ متفق
علیہ انما الخلاف المادی اعتباری الامار
ایضا فالحنفی اذا دای فی ثوب الاما مللشانی

[illegible]

کہ ہاشمی اور طحاوی نے شرح در مختار کے کتاب التصورات میں مطبع
مصر کے صفحہ ۳۳۱ ہاشمی میں اور اس صفحہ ۴۰۹ طحاوی کے میں
قال فی الجرح والعجب من المشایخ کیف یختارون
تخلاف ظاہر المذہب مع انہ واجب الاتباع
علی مقلدی ابی حنیفۃ انتہی و اجاب الشیخ
عن المشایخ بانہ لیس ہو مخالف تریل ہو تفسیر
ظاہر الروایۃ وهو موت الہ قرآن انتہی
فلذا لک تصریح بان مذہب الفقہاء ان اتباع
المذہب واجب والا کیف اورد
الا عتراض علیہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
تہا کتب اصول میں جیسا کہ غفریب اوی کی بیحد نقل او کی اور محل
اوس کا یہ ہے قال الامام احمد ان تقلید الہ علم واجب
انتہی فہذا امام من الائمة الاربعة فقد
قال بوجوب التزام المذہب المعین

کہا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے بستان الحدیث کے صدر مین
مطبوعہ کے اس صفحہ ۱۳۱ میں وبالجملة انچیز حق تعالیٰ یحییٰ بن یحییٰ راز
اندلس از عظمت و جلال و قبول قول و اطاعت امر بخشنده بچکس از علما
اندلس بخشنده و ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء واللہ ذوالفضل

منیاً لا يجوز اقتداؤه به لا تفارقا انتبه
 کہاشامی اور طحاوی نے شرح در مختار کے کتاب المقصود میں مطبع
 مصر کے صفحہ ۳۳ شامی میں اور اس صفحہ ۹۰ طحاوی کے میں
 قال فی الجرح والعجب من المشایخ کیف یختارون
 خلافاً ظاهراً للذهب مع انه واجب الاتباع
 علی مقلدی ابی حنیفۃ انتہی و احباب الشیخ
 عن المشایخ بانہ لیس ہو مخالفت بل ہو تفسیر
 ظاہر الروایۃ وهو موت الاقران انتہی
 فلیک تصریح بان مذهب الفقہاء ان اتباع
 المذہب واجب والا کیف اورد
 الاعتراض علیہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کہا کتاب اصول میں جیسا کہ غفریب آوی کی بیعتہ نقل او کی اور حاصل
 اس کے پیچھے قال الامام احمد ان تقلید الا علم واجب
 انتہی فہذا امام من ائمۃ الا رجۃ فقد
 قال بوجوب التزام المذہب المعین
 کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے بستان الحدیث کے صدر میں
 مطبوعہ کے اس صفحہ ۱۳۱ میں وبالجملة انی حق تعالیٰ یحبی بن یحیی رار
 اندلس از عظمت و جلال و قبول قول و اطاعت امر بحسنہ و بحکیم از حکما
 اندلس بخشنده و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل

[illegible]

مکتبہ مبینہ عبید بن جراح

اور از خدایا دعا

باجب
عبدین امام ابوحنیفہ

کتاب: امام بی بی کی کلامِ حقا
جلد: ۲۲
کتاب: صبا

سید حکیم فرید الدین گیلانی

میں نے اس کا جواب دیا کہ میں نہیں جانتا۔

العصر اذا صار ظل كل شيء مثليه وانه مذهب
ابن حنيفة رحمه الله تعالى وصحة المشايخ واختاروا
فوجب على مقلدا بني حنيفة رحمه الله تعالى العمل
ولا يجوز له العمل بقوله غيره انت
كما صاحب بحر الرائق في رساله المذكوره من مطبع كلكته کے صفحہ
۴۶ میں قال الشيخ ابن الهمام في شرح الهداية فظها
بهذه ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل
عليه مقلديه واجب والا فتاء لغوي لا يجوز لهم انتهي
کتاب شاه عبدالعزیز دہلوی فی تفسیر عزیزی کی اس آیت فلا تجعلوا
انذار کی تحت میں مطبع دہلی کی صفحہ ۸۱ و ۸۲ میں کہ انہیکہ اطاعت انہا بکم
خدا فرض است شش گروہ اندازا بجمہ بیغیر ان اندوازان جملہ مجتہدان
شریعت و شیوخ طریقت اندکہ حکم ایشان بطریق واجب بخیر تیرا نرم الاتباع
است بر عوام انتہی و تقیید واجب بخیر برای افادہ ہمیعنی کہ کما التزم مذہب
بعد از اختیار بر عوام واجب است چنانچہ کیفیت درستان احمد ثنیں مطبوعہ
کے صفحہ ۵۹ میں باید دانست کہ مختصر طحاوی دلالت میکند کہ وی محتہ
منتہب بود و محض مقلد مذہب سنی نہ بود زیرا کہ در آن مختصر حنیف یا اختیار
کریدہ کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پس انیکلام شاہ صاحب
صریح است درین امر کہ التزم مذہب معین بر غیر مجتہد واجب
و تضحیح است باہمیعنی کہ مراد از عوام در قول یا غیر مجتہدان پس حاصل کلام

۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴

[illegible]

في قضاء القاضي المجتهد بخلاف مذهبه لكان معنى
رواية الجاوي والرازي هو معنى رواية الشرنبلالي الالائي
أما درمختار من كتاب القضاء كباب الجبس من مطبع دہلی
کے صفحہ ۱۰۰ میں وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي
قضى من ليس بمجتهد كخليفة زماننا بخلاف مذهبه
عمدا لا ينفذ اتفاقا انتهى فما هو مبذور في الكتب
من ان حكم القاضي لا ينفذ ما لم يخالف لقاطع
من الكتا والسنة والاجماع فهو مختص بالقاضي المجتهد
كما هو مصرح في الكتب الاصولية والفروعية

فی قضاء القاضی المجتهد بخلاف مذهبہ لکان معنی
 روایۃ الحاوی والرازی ہو معنی ۱۰ ایۃ الشریعۃ لا الایۃ
 کہاد و محتسین کتاب القضاء کے باب الخامس من مطبع دہلی
 کے صفحہ ۱۰۰ میں فی شرح الوہبانیۃ للشریعی
 قضی من الیس بجمہد کحنیفۃ زماننا بخلاف مذهبہ
 عملہ لا یفقد اتفاقا انتہی فہما ہو مذکور فی الکتب
 من ان حکم القاضی لا ینقض ما لم یخالف لقاطم
 من الکتب والسنة والاجماع فهو مختص بالقاضی المجتہد
 کما ہو مصرح فی الکتب الاصولیۃ والفروعیۃ
 بہادر مختار کی کتاب القضاء میں مطبع دہلی کے صفحہ ۳۹۴
 میں ویأخذ القاضی کالمقتنی بقول ابی حنیفۃ علی
 الاطلاق ثم یقول ابی یوسف ثم یقول محمد ثم
 یقول زفر والحسن وهو الاصح وصح فی الحاوی اعتبار
 قوۃ المدرک ولاول اضبط ولا یخیر الا اذا
 کان مجتہدا بل للقلد متی خالف متعہ مذهبہ
 لا ینفذ حکمہ وینقض وهو المختار للفتویٰ
 کما بسطہ المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فی فتاویٰ وغیرہ
 کہ علامہ شامی نے شرح الدلائل میں جلد الرابع کے
 صفحہ ۳۰۰ میں قولہ فی الحاوی ای الحاوی القدسی

ما لا اعتبار لقول المبدك فان قلت كيف جاز
 للمشايخ الاختار بغير قول الامام مع اتهم مقلدون
 له قلت قد اشكل على ذلك مدة طويلة ولم اراع فيه
 جوابا لا ما فهمته الان من كلامهم وهو الهضم
 نقلوا عن اصحابنا انه لا يحل لاحد ان يفتي بقولنا
 حتى يعلم انه من اين قلنا فاقول ان هذا الشرط كان
 في زمانهم اما في زماننا فيحل الافتاء بقول الامام
 بل يجب ان لم نعلم من اثنائه قال فعلى هذا فما صححه في
 الحاوي القدسي مبني على هذا الشرط قوله اعلم ان كل
 موضع قالوا الراي فيه للقاضي فاطراد قاض له
 ملكة الاجتهاد لان المقد يتعين عليه
 اتباع معتد المذهب انما
 كتاب المختار من كتاب القضاء في فصل النجس من
 مطبع ويلي في صفح ١٠٥ من قصص في مجتهد فيه
 بخلاف رايه اي مذهبه مجمع وابن كمال
 لا ينفذ مطلقا ناسيا او عامدا عند هذا و
 ائمة الثلاثة وبه يفتي مجمع ووقايه وملتنقي لنتق
 كتاب علامه شامسي في اورطوطاوسي في شرح مذکور کی کتاب
 القضاء من شامسي کی جلد الرابع کے صفحہ ۳۳۳ میں

افشک فرمایا کہ اگر امام مقلد امام نہیں ہے تو کیا اس کی وجہ سے اس کا قول درست نہیں ہے؟
 جواب: اگر امام مقلد امام نہیں ہے تو اس کا قول درست نہیں ہے۔

کہ علامہ امام شامسی سے
 نقل فرمایا کہ امام شامسی سے
 کہ نہیں جانتا کہ امام شامسی سے
 کہ نہیں جانتا کہ امام شامسی سے
 کہ نہیں جانتا کہ امام شامسی سے
 کہ نہیں جانتا کہ امام شامسی سے

کہ امام شامسی سے
 کہ امام شامسی سے
 کہ امام شامسی سے
 کہ امام شامسی سے
 کہ امام شامسی سے
 کہ امام شامسی سے

شامسی کی اور طوطاوسی سے
 شامسی کی اور طوطاوسی سے
 شامسی کی اور طوطاوسی سے
 شامسی کی اور طوطاوسی سے
 شامسی کی اور طوطاوسی سے

کہا علامہ شامی نے شرح درالمختار کی جلد
 رابع کے صفحہ ۳۳۳ میں قولہ لکونہ معزو کا
 عنہ قال الشر بنیادی فی شلحہ بانیۃ محل الخلاف
 فیما اذا لم یقید علیہ السلطان القضاء
 بصحیحہ مذہبہ واکہ فلا خلاف فی عدم
 صحۃ حکمہ بخلافہ لکونہ معزولاً
 انتہی یعنی ان السلطان اما قیداً او لم
 یقید فاذا قید قضاء المقلد بصحیحہ

المذهب ولا ينفذ حكمه بخلافه بآلة اتفاق واذا لم يقيد
 قضاءه به فاذا قضى بخلاف المذهب عامدا فلا ينفذ
 ايضا بالاتفاق واذا قضى بخلافه ناسيا فلا ينفذ عندنا
 وهو المختار في ذلك الزمان قال في الداد المختار بل المقلد متى
 خالف معتد مذهبه لا ينفذ حكمه وينقض وهو المختار
 للفتوى كما تبسطه المصنف وغيره انتهى وقال الطحاوي
 لو قضى به الحنفى لا ينفذ لان امامه لا يبرأه وقال في شرح
 المتن ان القاضي للمقلد متى خالف معتد مذهبه لا ينفذ حكمه وينقض
 وهو المختار للفتوى انتهى فحصل ما ذكرنا للمقلد اذا حكم بخلاف
 مذهب امامه عامدا فلا ينفذ بآلة اتفاق سواء قيده
 السلطان او لم يقيد واذا حكم بخلاف مذهب
 امامه ناسيا فاذا قيده السلطان فلا ينفذ
 ايضا بآلة اتفاق واذا لم يقيد فلا ينفذ عند
 الصاحبين وعليه الاثمة الثلاثة وهو المختار للفتوى
 وبه يفتى كما صرف قد ثبت بما ذكر من الصدا
 الى هذا السطر ان مذهب العلماء والفقهاء ان
 تقليد المذهب للمعين من المذاهب الاربعية على المقلد
 واجب وان المقلد اذا قضى او افاق وجب عليه التزام
 للمذهب المذكور في كتب المذهب ان خلافه لا ينفذ بآلة اتفاقا

۲۰

۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

المذكورة الصفة المشتملة على الصوت في الكلام
الصوت في الكلام والصوت في الكلام

من ذلك
ثاني ما يوجب

[illegible]

فانما في المشكوك اليه حق ورزق واصحابه في كلامه
 بآي من القرآن قال في القرآن صلى الله عليه وسلم
 الثاني ان رسول الله الثاني والوجه
 بعد ان من رواه عليكم زمانه الذي
 لا يام لعله عليه السلام كما في

ان صفات
والتلاوه فقلنا
محمدا في القراءه
ضعيفه مستعينه
لكون الضاد
الذاتي لثلا
صوت الظاء
يبعث الضاد
الظاء عن
ن يفي ما

المختار قبيل بحث رسم المفقى فقد صرح عنه انه قال اذ
 الحديث فهو مذهبي وقد حكى ذلك ابن عبد البر عن ابي حنيفة
 وغيره من الائمة وثقله الاسماء الشرعية عن الائمة الاجل
 ولا يخفى ان ذلك لمن كان اهلا للنظر في النصوص انتهى
 والمراد من اهل النظر اهل الاجتهاد قال في الدر المختار
 في كتب القضاء ياخذ القاضى كالمفق بقول ابي حنيفة ^{عليه}
 الاطلاق ثم يقول ابي يوسف ثم يقول محمد ثم يقول
 زفر وحسن وصرح في الحاوى قوة المدراك والا اول اضبط
 انتهى قال الشافى قسوة والا اول اضبط لان ما
 في الحاوى خاص فيمن له اطلاع على الكتاب والسنة
 وصار له ملكة النظر في الادلة واستنباط الاحكام
 منها وذلك هو المجتهد المطلق او المقيد انتهى وقال الشيخ
 عبد الوهاب الشعراني في الميزان الكبرى والصغرى
 وبلغنا ان شخصا استشاره رضي الله عنه في تقليد
 احدا من علماء عصره فقال له لا تقلدني ولا ما لكا
 الا ذراعي ولا الخفي ولا غيرهم وخذ الاحكام من حيث
 اخذوا قلنا هو محمول على من له قدرا على استنباط
 الاحكام من الكتاب والسنة والا قد صرح العلماء
 بان التقليد واجب على كل ضعيف وقاصر انتهى وقال

المختار قيل بحث رسم السق فقد صرح عنه انه قال اذ
 الحديث فهو مذموم وقد حكى ذلك ابن عبد البر عن ابي حنيفة
 وغيره من الائمة ونقله الامام الشعمري عن الائمة الاخرية
 ولا يخفى ان ذلك لمن كان اهلا للنظر في النصوص انتهى
 والمراد من اهل النظر اهل الاجتهاد قال في الدر المختار
 في كتب القضاء ياخذ القاضى كما يلقى يقول ابي حنيفة
 الاطلاق ثم يقول ابي يوسف ثم يقول محمد ثم يقول
 زفر وحسن وصرح في الحاوى قوله امدراك والا ولاضبط
 انتهى قال الشافى فسلوه والا ولاضبط لان ما
 في الحاوى خاص فيمن له اطلاع على الكتاب والسنة
 وصار له ملكه النظر في الادله واستنباط الاحكام
 منها وذلك هو المجتهد المطلق او المقيد انتهى وقال الشيخ
 عبد الوهاب الشعمري في الميزان الكبرى والصغرى
 وبلغنا ان شخصا استشارة رضى الله عنه في تقليد
 احد من علماء عصره فقال له لا تقلدنى ولا ما لكاؤ
 الا ذراعى ولا النخى ولا غيرهم وخذ الاحكام من حيث
 اخذوا قلنا هو محمول على من له قدرا على استنباط
 الاحكام من الكتاب والسنة والا قد صرح العلماء
 بان التقليد واجب على كل ضعيف وقاصر انتهى وقال

الذين فاقوا بعض باب الخلاء و
الذين كانوا في الضياء

مستعينة في القراءة والنسخة
مستعينة في القراءة والنسخة

ذلك الفن
والبو

دعای غفران

وإني أحسن الكرخي ونسب الأئمة الخوائي وسنن الأئمة
السرخسي وسنن الأئمة البرقي وفخر الدين قاضيان
أما لهم فأنهم لا يقدرون على شيء من مخالفة الأصول
ولا في الفروع لكنهم يستنبطون الأحكام في
المسائل التي لا تنص فيها على حسب الأصول والقواعد
الرابعة طبقة أصحاب التخريج من المقلدين كالرازي
وأضايه فأنهم لا يقدرون على الاجتهاد أصلاً
لكنهم لا حاطتهم بالأصول وضبطهم بالمأخذ
يقدمون على تفصيل قول مجمل ذي وجهين وحكم
منهم يحتمل الأمرين منقول عن صاحب المذهب أو
أحد من أصحابه برأيهم ونظرهم في الأصول والمقاييس
على أمثاله ونظائر من الفروع وما في الهداية من قوله
كذا في تخريج الكرخي وتخريج الرازي من هذا القبيل
الخامسة طبقة أصحاب الترجيح من المقلدين كابي الحسن
القدوري وصاحب الهداية وأمثاله وأما تفصيل
بعض الروايات على بعض أقوالهم هذا أولى وهذا
أصح رواية وهذا أرفق للناس السادسة طبقة المقلدين
القادرين على التمييز الأقوي والقوي والضعيف
الظاهر المذهب والرواية النادرة كأصحاب المتن

[illegible]

لفظ انتهى عنه
الناظر
غيره اوص
بالنسبة الى
مشكل
من الخطا
لما كان غيره
المعنى
بين

بإطل وقول الضياء قد علمت
لا يكون بغيره
هذا
الذي في الظاهر
عن أبيه
وهو أن
الضياء بنسبه
إليه

[illegible]

فمن كان كان
الضاد على
وخرج الضاد
طبعة وكان
صفاته كما
من كان كان

و لا تضاهى ولا تنفصل
والاصوات والظلال
متحدة مع ان صوتهما خاب
متحدان بلبسنا بهما المتكورة
وكذلك الكاف لنا المثلثا
الفوق تيزان والافتتاح
الهمس والاشارة والاصوات
والانخفاض متحدة مع ان
والسكون متحدة بالصفة
صوتها غايب متحدة بالياء
المان كونه وكذلك الهمس
المثلية والياء المثلية
٢١
والزخرف والصفات هي خمس
والاصوات والافتتاح والظلال
مع ان صوتهما غير متحدة
بالصفة المتكورة ولا تنفصل
فان امام القراء كلام الجري
غير متحدة في شكل حروف الجري
غير متحدة في حروفها لا يشارك
حرف متحدة بالصفات وكل
صوتها فانه لا

من الظاهر وكما
 في قوله تعالى
 العلم الغرابة
 المقصود به
 في مقدمة
 بالخراب كما
 اخبر عن ذلك

بذلك ان القول باكتفاء
 المتكلم قول باطل لا
 اصل له والوجه الثاني
 القوي الثاني وهو ان
 بين الطرفين ان الفصل
 كلغة فسدت الصلوة
 وان لم يمكن الا بالمشقة
 فغير اخلاق ان الفصل
 بالمسئلة ان يستلزم

٢٢

اتحاد الصوت بالمشقة
 للكون من ان يجاز
 صوتها بانها صوت
 الظاهر الثاني كما دل
 عليه ما صح به الشامي
 في شرح الدار المختار
 في بحث ذلة الفارق حيث
 قال وطلعت هذه علم
 الفساد في ادب الناسينا
 والفاق

مثلا اذا اقتضى تحريم شيء ومذهب غيره اباحة ذلك
 او بالعكس فهو انشاء مال الى الحلال وان شاء مال الى الحرام فلا
 يتحقق الحل والحرمه حينئذ في ذلك اعدام التكليف ابطال
 فائدة واستتبع افعال قاعدته وذلك باطل فان قيل ليس في
 عهد الصحابة كان الواحد من الناس مخيرا بين ان ياخذ في بعض
 الوقائع بمذهب الصديق اكبر وفي بعض اخر بمذهب الفاروق
 قلنا انما كان كذلك لان اصول الصحابة لم تكن كافة لعامة القوم
 ولا شاملة لكافة المسائل انهم لم ينفردوا في تفريع التقاليد
 وتعميدها اصولا والتفاصيل فاجل الضرورة يحل للمقلدين
 اتباع الصديق الا في بعض الوقائع واتباع الفاروق
 في بعض اخر اما في زماننا فمنا هبة الاثمة الاربعة كافة
 بسعة الكل فلا ضرورة الى اتباع ائمة من انتهى بهم الى ذلك
 الاجماع غير مسلمة من قديم العلماء على ان المقلد هو المجتهد
 قال الطحاوي والشامي في شرح الدار المختار قال الشيخ ابن
 الهمام في فتح القدير وقد استقر رأي الاصوليين على ان
 المقلد هو المجتهد فما عدا المجتهد من حفظ اقوال المجتهد
 لم يفت فالواجب عليه اذا سئل ان يذكر قول المجتهد كادام
 على وجه الحكاية انتهى وقال الشيخ ابن الهمام في واخر
 كثير من الاصول لا تفاق على اصل الاستفتاء من عرف انه

هو المختار فانهم من
 زماننا فانهم من
 عليه انهم من
 انهم من
 انهم من

المستحقة فابعد
ان الضاد الضيفة
ثبت بكذا دلة
وجودها اول
لا متنا غنائى لبيد
للموضوعة

والظا الثاني والوجه الرابع
عن الوجه الرابع وهو ان
اللام في الراء قال في الضاد
الكبير ان اشبه الضاد
بالظا ولا يبطل الصالح
دل عليه ان المشاهدة بغير
حاصلة جذر وحين عيب
فوجب ان يسقط التكليف
بالقن وبيان المشاهدة
٢٢
بالحروف الاول انه
من حروف الجعجوع
من حروف الجعجوع
والثاني انها من حروف
النفقة والثالث انها من
حروف الطبقة والرابع
ان الظاء وان كان فحجا
من بين طيف اللسان
اطراف الثنايا العليا
ومخرج الضاد من اول
حافة اللسان
وما يلي من
الضاد انبعاثا
واجب رفاقها
وبهذا السبب فحجا
ثابت

لا يخرج عما ذهب اليه فقهاء كونه انتهى والكوفة قبيحة سقام
ودلهججة المسلمين كما في القاموس ودارالعلم ومحل لفضيلة
كما في النوى او كبريتي من هم كبريتي ابريك به عسارت بن نول
صا اندريك بنجيد بن في اندريك بن تقي زربك حاكم ان نزار بن عيسى
شخصي نهوي مع ان ذلك لا يجمع عين مسلم كان له ما لم يجد
برجنيل طائفة كثيرة من الفقهاء على وجوب تقليدنا
ومنع تقليد المفضول ايضا ثبت ان اصحابنا يحنيفة وما لك
قالوا لا بقوله قال شاعرا عن زيد الهلوي في صند بستان
المحلين قال ابن بشكوان يحيى بن يحيى كان مسجدا البعلوت
متبعه لا ما مالك في هيئته الظاهرة من الجلوس والقيام واللباس
وكان يفتي باسمه من الاما مالك ولا يرضى بخلافه ارضا انتهي فذا
يحيى يحيى الذي هو مصنف مؤطا الامام مالك المشهور برب الشرف
المضرب المروي عنه في الصحيح الستة وقال اصحابنا الامام ابي حنيفة
الكبار ابو يوسف ومحمد بن الحسن وزفر بن الهذيل والحسن بن زياد
ما قلنا في مسألة قوله لا اله الا هو وابتدأ عن الامام ابي حنيفة تقي
فخذل حال اصحابنا الاماميين الهاميين ابي حنيفة وما لك الكبار
فما حال من دوفهم وايضا يدل على بطلان ذلك لا يجمع التثنية
الذكر في كتب الاصول كاختصار الاصول لابن المحامد وطبري
الاصول لابن الهارم والعضد في شرح مختصر الاصول للشيخ

سیدنا ابوالفتح
مبین

والنظام
مشدداً

والله اعلم
عسى

انسانی

ملک ازلی
عقب مش

31

ملک

من صون

النص
للسبب
١١/١٠

سابقہ
مذاہبی دل
مرد

عضد الدين صاحب المواقف غيرهم حيث قالوا بالبقا
اذا التزم مذهبنا فهل يلزمه فقول يلزمه وقيل
يلزمه وقيل هو كغير المتزم من انتهى ووجه ذلك التثليث
بطلان ذلك لا جماع ظاهر كان ابن ابي راجح الذي نقل من
المعيار عنه ذلك لا جماع متأخر عن الشيخ ابن الهمام والشيخ ابن
الحاجب القاضى عضد الدين فهو كما يدعون التثليث
يدعى ذلك لا جماع فبينهما تخالف ظاهره يتبين بانه مع ان
التثليث متواتر نقله حتى جعل مسئلة من مسائل اصول و
الظاهر ان اهل القول الاول الامام احمد بن حنبل الطائفة
الكثيرة من الفقهاء والائمة الشافعية فاما الائمة الشافعية
فقال العلامة الشافعي في صمد شرح الدر المختار ان ما ذكره عن النسفي
من وجوب اعتقاد ان مذهب صواب لا يحمل الخطأ مبنى على انه لا
يجب تقليد المفضل وانه يلزمه التزم مذهبهم ومايت في اخر
فتاوى ابن حجر فانه سئل عن عبارة النسفي الزكوة فحرق
ائمة الشافعية كذلك ثم قال ان ذلك مبنى على الضعيف من رتبة
وجوب تقليد الا علم دون غيره والا صم انه يتخير تقليد الاشياء
ولو مفضولا انتهى لكن لا يخفى ان قوله ان ذلك مبنى على الضعيف
الخاغا ورد على ائمة الشافعية لان الوجوب عندهم بمعنى القدر
لا علينا لان الوجوب عندهم ما ثبت بالدليل المظني لا بمعنى

قول
 ان صوت النصارى
 الذى انى ليس مشايخا
 بصوت الظلم الذى انى دل
 بصوت الظلم الذى انى دل
 على قوله ان اشتبه الضاد
 على بطل الصلوة فانه
 بالظلم لا بطل الصلوة
 قال فى الصراح وغيره
 اشتبه ما نساك جبري
 اشتبه ما نساك جبري
 ويوشيك شدة جبري
 فلما يدل على انه بينه ليس
 اذا وقع ذلك لا

٥٢
منع من مأمورين ان الضاد
الطبيعه المستهجنه في الكلام
صوتها بان يشرب بعض صوت
الذال والظاء الثاني
والاكثر والقواعد والشروط
الضاد الثاني ان غرضه ان
بعض قوم ليس في الكلام من هذا
عسير احيانا ان يجرعوا
طائفة

من حروف المشاهدة فيها الصلوة لعلة حكمه بعدم بطلان ذلك السيوف المجتنبين كما الضم والظن او خضبت بين خبر

والله اعلم بالصواب

وسطه والعين
 ادناه والقاف
 فوق من الحنك والكاف
 ما يليها والجيم
 والياء المشتمل
 وما فوقه والضاد
 حافة اللسان ما يليها من
 ما دون طرف اللسان
 الى عنقه وما فوقه والياء
 ما يليها والياء
 المشتمل على
 اصول التثنية
 والياء
 والياء
 المشتمل على
 اصول التثنية
 والياء
 المشتمل على
 اصول التثنية

فمنهم من كان
فيها من كان
مابين الشقيين
واليمين والواو
العلماء والبا
طرف الدنيا
الشقة

النسخة إلى السجل
حرفها من قبل
والصحة بخلاف
والقائمة
خبطت
فد طبع
والسجل
في

الثالث عنهما
 فصل لا يبيد
 على استيفاض
 الصفير الضاوي
 السنين الزاوي
 ويحذف الدين

نسبك ما شرعيه به كمنقل كما شرعنا في ابني رسالي عقد في
 مين اور خطا دي نى شرح در المختار مين ان القاى ابا عاصم
 العامري الحنفى كان يفتى على باب مسجد القفال والمودن
 يؤذن للمغرب فتوك ودخل المسجد فلم ادا القفال اضا
 للمودن ان يبتنى لا قامة وقدم فتقدم وجهه بالتسمية مع
 القراءة واتى يشعار الشافعية فى صلواته ومعلوم ان
 القاى ابا عاصم انما يصلى قبل يشعار مذ هبه فلم
 يمنعده سبق عمله بمذ هبه فى ذلك انتهى جواب سكاية
 كه فيصل اسر قبيل سے ہی کہ مروی ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے
 قال الامام عبد الوهاب الشمراني في الميزان الكبير
 فى فصل فيما نقل عن الامام الشافعى رضى الله عنه ان
 الامام الشافعى ترك الفتوت لما دار قبرا الامام ايحيى بن
 وادركته صلاة الصبح عنده وقال كيف اقلت
 بحضرة الامام وهو لا يقول بانه فى قوله كيف اقلت بحضرة
 الامام وهو لا يقول به صريح فى ان الامام الشافعى رضى الله
 انما ترك الفتوت لاجل الامام فقط ثم لا يخفى على احد ان
 ذلك انما كان فى امر مختلف فيه بلا وليه ولم يكن من
 الاسكان والشرائط فذلك المعنى متعين لان خلافه
 مردود بالكتاب والاجماع فاما الكتاب فقال الله تعالى

والمفتنى الشين والهاوى له لف و
 والاساء الرء والافى الشافعية
 المودن الناء كانا فى الشافعية
 وغيرها ولا مستطالة لسينت
 وجهه حقيقة فان خرج الضاد
 مستطيل والصفات لم تجتمع
 فى غير الاثنى فان لا انفسر
 من سبت فدا قال فى
 من انه لا ينقص
 صفات ولا يزيل الكثر من ثمان
 فهو باعتبار انه اسقط المذلة و
 والمحمة ولم يعلها من الصفا
 ومايت فى بعض الرسائل ان
 المذلة وللحكمة باختلافها
 وقال امام القلاء الامام
 الخزمي فى الفتاوى
 المنظومة فى

من خبره
 الذى يختار
 الكون واختارها
 كوفى من الهواء
 كنفى

انما النسق زيادة في الكفر بفضل به الذين كفروا ويحلون عاما
 ويحرمون عاما من العبرة لعموم اللفاظ لا لخصوص
 الاستحكام في الاصول فاذا كان حال العاقل والمولى ذلك في الحال
 من يعتقد الدين بان بين المذاهي ساعة بحكمة الاستدعاء
 وساعة بحكمها بعينها ولا يرد ذلك على المجتهدين لانه اذا
 راي الدليل القوي كان مبداء مدلول الدليل السابق في
 ومقلد تمت فلم يكن رجوعا في الحقيقة بل هو انهاء مدة
 فلذلك المقلد اذا وقع عند ان حصة ذلك المذهب علمه والاصول
 مدة اتباع السابقة تمت بسجدة الحد بشا المذكور فكان عليه
 اختيار مذهب ذلك لا فصل بالكلية واجبا بالوجوب
 الاصطلاحي عما لا يحد بشا المذكور وما اجماع فقال السبخر ابن
 الحاج في مختصر الاصول لا يرجع عنه بعد تقليد اتفاقا وفي
 اخر المختار جواز انتهى قال لقاضي عضد الدين في شرح مختصر
 الاصول اذا عمل الحامي بقول مجتهد في حكمه فليس له تقليد
 غيره فيها انتهى قال الامام الكاشغري في شرح منهاج الاصول اذا
 قلد مجتهدا في مسألة فليس له تقليد غيره فيها انتهى قال السبخر
 ابن الهيثم في تحرير الاصول لا يرجع عما قلده في عمل باتفاقا وهل
 يقلد غيره في غيره المختار اخم انتهى قال البهاري في مسلك الشيوخ
 لا يرجع للمقدم عما عمل به اتفاقا وهل يقلد غيره في غيره المختار نعم

تنزل افضى الحق من هذا
 قد توسطه فحين ساء
 ادناه غايين خاوها والقاف
 افضى الدين في فضل الكاف
 اسفل والوسط في غير الشين ياء
 والاضداد من حكمة اذ وليا
 لا خذروس من ليس اوجينا حاي
 واللام اذ انها كالتقسيم
 والنون من طر في الجمل
 ٥
 والباء في نظم اذ في
 والطاء واللام في تامة
 والطاء واللام في الصغير
 عليا التنبايا والصفير
 منه ومن فوق التنبايا السفل
 والطاء واللام في العلانية
 من طر في ما من طر الشفاعة
 فالقامر اضرا في التنبايا المشقة
 للشفقة في الواو ياء مبدية
 وشرقة في التنبايا المشقة

انتمي وقال في الدلائل المختارة ان الرجوع عن التقليد بعد العمل ابطال
اتفاقا انتهى وقال الشامي في شرح صحيحه بذلك ابن الهيثم في التمهيد
ومثله في اصول كماله وادب ابن الحارث وجميع الجوامع انتهى قال
صاحب البحر الرائق في الرسالة المسماة برفع الغشا عن فقهاء العصر
العشاء وخبر الدين الوصلي في الفيض الزايق على البحر الرائق في
كتاب القضاء قال الشيخ القاسم في تصحيحه القدوري قال لا يصح
اجمعون لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بلا اتفاق وهو المختار
في المذهب انتهى فقد ثبت من اهل اصول ان المقلد لا يصح الرجوع
عن التقليد بعد العمل بلا اتفاق وهو المختار في المذهب في اقل من
قال في مسامع الثبوت قيل مختلف فيه يعني الرجوع بعد العمل قول
يدل على التثليث في الالتزام لان وجوهه ليس اولى من عدم
ضررته فتدبر انتهى كما هو صاحب المسلم هو باطل وقوله فتدبر
هو عادة شاذة الى بطرانه ويطرانه بالوجه فالوجه الاول الفرق
بين الملتزم وغيب المسلم لا يتم اذ الم يختر الالتزام المذهب
في ذلك الزمان خوف التلوي وهو حرام بلا جماع فجميع اهل العلم
على تلك القاعدة لسد باب الفساد على تشييد واعلام تدبير
المعظم قال الشيخ ابن الهيثم والدارك المذهب هو العمل لا
ما ذلك لان اجماعه هو باطل لا لقصد جميعا كما في الشامي والطحاوي
لما لم يكن وقال الشيخ القاسم مثله كما في قضاء الشامي بخلاف

[illegible]

للملزم دل على تلبية التزامه والوجه الثاني ان يجوز ان يرسل
 اهل الاجماع في غير الملزم علة داعية الى الاجماع لم يكن في الملزم
 فلان اجموعوا على تلك القاعدة فيه لا فدية ولم يورث ذلك اجماعاً
 ودواعيها بل يورث تكلفاً لا مثال لها والعمل بها والوجه الثالث
 ان الملزم وغير الملزم ليس بينهما ملازمة كالملازمة بين طلوع
 الشمس وجودها فليس هو وجود التثليث فيه وجود التثليث فيه
 ان التثليث فيه غير ممكن كما لا يخفى على اهل العلم فلم يكن بينهما ملازمة
 لوجود الفرق بينهما عطل استنباط الاختلاف في غير الملزم
 من التثليث في الملزم وما قيل ان المراد لا يصح رجوعه عن
 تلك الحادثة المنقضية لا ما يجردت بعدا من جنسها فهو باطل
 يدل على بطلان تثلثهم المذكور في كتاب الاصول وقال ابراهيم
 في مختصره الاصول بعد بيان مسألة غير الملزم والفاصل
 الدين في شرح مختصره الاصول فلو التزم مذاهبنا لمذهب
 مالك والشافعي وغيرهما ففيه ثلثة مذاهب ولها يلزم واثباتها اولاً
 وثالثاً انه كالاول وهو لم يلزم انتهى قال الشيخ ابن الهادي تحريم
 الاصول بعد بيان مسألة غير الملزم فلو التزم مذاهبنا كما في
 اوالشافعي ففيل نعم وقيل لا وقيل هو مثل من لم يلزم وهو الغالب
 انه وقال البهاري في مسلم الثبوت بعد بيان مسألة غير الملزم
 فلو التزم مذاهبنا كما في اوالشافعي او غيره فهل يلزم عليه

الا ستمار فليل نعم وقبل لا و قيل كمن كره يلو ومفلا يرجع عما قلده
 فيه وفي غيره يقلد من يشاء وعليه السبكي وفي النسخ هو
 الغائب انتهى فذلك التثنية نص صريح في بطلانه كما لا يخفى
 وايضا يدل على بطلانه عبارة اتهم المذكورة في مسئلة غير المتنا
 كما لا يخفى وايضا يدل على بطلانه ذلك التاويل قوله لا يصح
 الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق لانه اذا عمل بغيره فيما يشاء
 من جنس بعد تلك الحادثة لكان رجوعا عن التقليد بعد العمل به
 قوله لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق نص
 في منع الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق فكان ذلك
 التاويل غير جائز مع ان مثل هذا التاويل الواهية لا
 تقبل في مقابلة مثل ذلك الاجمال المتواتر نقله في كتب الاصول
 ثم لا يخفى على الامام الكامل والهمما الفضل ان تلك لقاعلة
 الاصولية من ان المقلد لا يصح رجوعه عن التقليد بعد العمل بالاتفاق
 استنبطها من الراسخون في الدين والدورانية بين المذاهب بان يجعل
 بهذا وساعة بهذا فهكذا في كل مسئلة من مسائل الذين
 بحسب الاختراض والحاجات وبيان ذلك الاجمال انا فرضنا
 ان جميع مسائل الشرع ثمان مائة مثلاً مائة للصلاة ومائة للزكاة
 ومائة للصوم ومائة للحج واربعة مائة للمعاملات فاذا قلنا المقلد
 يكره مثلاً ابا حنيفة في مائتي الصلاة والمعاملة وما كافي

الزكوة والمعاملة والشاقي في ما تقي الصور والمعاملة واجبا
 حبل في ما تقي البحر والمعاملة كان استمراره عليه واجبا ورجوعه
 ممنوعا بالاتفاق واذا قلنا المقلد زيد احدا لاثمة اربعة في ذلك
 كله كان استمراره عليه واجبا ورجوعه عنه ممنوعا بالاتفاق فقد
 حصل ان كل واحد من زيد وبكر كان استمراره على من هب
 واجبا وانتقاله عنه ممنوعا بالاتفاق غائبة ما في الباب ان
 من ذهب بكر كان يذ لك الوجه وتذهب يذ كان يذ الوجه
 لكنهما شريكان في وجوب الاستمرار على المذهب من غير الانتقال
 بالاتفاق فكان الاصل جسيمة والدورانية باطلا بالاتفاق لكن
 بقي ان المقلد اذا اتى وجه من الوجهين المداكون يختار قلنا
 ان مقتضى تلك القاعدة الاصولية المنفردة عليها ان يختار الوجه
 الاخير الوجه الاول لانه لو اختير الوجه الاول فلا بد للمقلد من احدا
 الامر انما تذكره كل عمل بانه عمل قبل ذلك بمسألة كذا فلو اجماع
 فحكمنا في كل مسألة من مسائل الدين لكن ذلك باطل بالوجهين فاجب
 الامور ان تذكر كما مقلد كل مسألة من مسائل الدين بالوصف المذكور
 متصرا بل متعذرا او الوجه الثاني ان شيوع الخيانة وعدم الديانة
 في هذه القرين بحكم الاما ديت المذكورة في الذقي يومافوا وما
 ان يكون لكل مقلد كتاب شجرة ويكتب فيه معولا ترو هو ايضا باطل
 لان كون كتاب لكل مقلد في كل عصر يحجر ويكتب فيه معصا نة متعذرا

[illegible]

وَأَعْلَىٰ السَّمَاءِ

عندنا سر سحر تبيد النصارى عن صوت النصارى

۱۰۰	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۱	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۲	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۳	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۴	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۵	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۶	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۷	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۸	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۰۹	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم
۱۱۰	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم	فصل	محمّد	صلى الله عليه وسلم

غلطنامه رساله عروض الونقی

ص	س	ع	ص	س	ع	ص	س	ع	ص	س	ع
۲	۱۸	ستبوا	۳۱	۴	سسال	۳۱	۴	سسال	۳۱	۴	سسال
۵	۱۱	المیسر	۳۱	۷	اخری	۳۱	۷	اخری	۳۱	۷	اخری
۵	۱۵	بالا	۳۱	۱۱	عزم	۳۱	۱۱	عزم	۳۱	۱۱	عزم
۷	۱۵	واعلم	۳۱	۱۱	امراه	۳۱	۱۱	امراه	۳۱	۱۱	امراه
۱۲	۱۵	وطا لغیر من	۳۱	۱۵	نوار و اودین	۳۱	۱۵	نوار و اودین	۳۱	۱۵	نوار و اودین
۲۲	۷	فلذک	۳۲	۱۲	واحر خیره	۳۲	۱۲	واحر خیره	۳۲	۱۲	واحر خیره
۲۳	۷	بهذره	۳۵	۹	عظمته	۳۵	۹	عظمته	۳۵	۹	عظمته
۲۵	۱	ککان	۳۵	۱۰	ویفتون	۳۵	۱۰	ویفتون	۳۵	۱۰	ویفتون
۲۵	۸	اکت	۳۷	۱۸	والاقد	۳۷	۱۸	والاقد	۳۷	۱۸	والاقد
۲۶	۲	صار ملکه	۳۸	۱	امناعه	۳۸	۱	امناعه	۳۸	۱	امناعه
۲۶	۱۷	صاحب	۳۸	۱۲	ابن جعفری	۳۸	۱۲	ابن جعفری	۳۸	۱۲	ابن جعفری
۲۶	۱۹	صاحب	۳۸	۱۹	المیسر	۳۸	۱۹	المیسر	۳۸	۱۹	المیسر
۲۷	۱	لاشار	۴۷	۹	ناتین و اب	۴۷	۹	ناتین و اب	۴۷	۹	ناتین و اب
۲۷	۱۱	لان المقد	۴۸	۱۷	القول لادل	۴۸	۱۷	القول لادل	۴۸	۱۷	القول لادل

۵۷

الحمد لله کتاب فیض انساب در باب تقلید مسمی بعروۃ الونقی تصنیف مولوی محمد شهاب
بکمال نصیحه و در مطبع محمدی با این نام را قسم المحروف محمد هراتی خاں
عقبره الرمن واقع کونجہ جیل نقص از ار حلیه طبع بر پوشید فقط

اشعار

مصنف صاحب حق تصنیف کتاب با انا مالک مطبع کو بخش دیا بذا کوئی
قصیدہ کتاب با انا مالک مطبع کو بخش دیا بذا کوئی